عورتوں کا بھنویں بنانا کیسا؟

خواتین کے لئے ایک قابلِ اصلاح تحریر

انجمن انوارالقادریہ

www.nafseislam.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی عورت اپنے بھنوؤں کے بال اکھیڑے یا نوچے جب کوئی اسے روکے کہ یہ عمل صحیح نہیں تو کہے کہ میں اپنے مرد کی خوشنودی کے لئے ایسا کر رہی ہوں تو کیا اس طرح مرد کی خوشی حاصل کرنا صحیح ہے؟ اور زید ایک عالم دین سے وابستہ ہے وہ کہتا ہے کہ مرد کی خوشنودی کے لئے عورت بال موچ لے تو کچھ برائی نہیں ہے بلکہ اس طرح مرد کی فرنبرداری ہوتی ہے تو کیا اس طرح مرد کی فرمانبرداری کرنے کا شرع میں جواز ہے یا نہیں؟ از روئے شرع شریف جواب باصواب عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل محمد کمال حسین رضوی متعلم دارالعلوم انوار القادریہ کراچی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب منہ الصدق والصواب

صورت مسئلہ میں تھریڈنگ (بھنویں بنانا) شریعت مصطفیٰ (ﷺ) میں منع ہے اور حرام ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نپے تلے انداز پر پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت پر پیدا فرمایا۔

تفسیر الطبری ص ۲۹۴ پر ہے اختلف اھل التاویل قولہ فقال بعضھم معناہ فی اعدل خلق وفی احسن صورۃ اہل تاویل نے اس آیت کی تاویل میں اختلاف فرمایا ہے تو بعض نے فرمایا ہے کہ اس کے معنی خلقت میں سب سے زیادہ متوازن اور صورت میں سب سے زیادہ حسین بنتا ہے پھر صاحب طبری نے کثیر روایات ذکر کرنے کے بعد فیصلہ فرمایا کہ بہتر ہے "فی احسن تقویم" کو "فی احسن" کے معنی میں لیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا فرمایا ہے اس سلسلے میں علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ وصال ۸۰۸ھ نے خوب فرمایا ہے کہ خداوند قدوس نے فرمایا کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت سانچے میں پیدا فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اعضاء کو معتدل متناسب اور برابر قاعدے کے مطابق پیدا فرمایا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۱۵۲)

اس سلسلے میں علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ الرحمۃ مالکی نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے یعنی موسیٰ بن عیسیٰ ھاشمی اپنی اہلیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے یعنی موسیٰ بن عیسیٰ ھاشمی اپنی اہلیہ سے بہت محبت کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ حسین اور خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین طلاقیں ہیں ان کی بیوی یہ سن کر ان سے پردہ کرنے لگی اور کہا کہ مجھے طلاق ہوگئی چنانچہ جب ان کی بیوی ان سے پردہ کرنے لگی تو آپ کی راتیں کتنا دشوار ہوگئیں جب صبح ہوئی

www.nafseislam.com

تو خلیفہ منصور تشریف لائے تو ابن العربی نے ان کو اس بات سے آگاہ کیا یہ سن کر منصور نے تمام فقہائے کرام کو طلب کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا تو سوائے ایک فقیہہ کے تمام فقہا نے طلاق واقع ہونے پر اتفاق کیا اختلاف کرنے والے نے یہ کہا کہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم : ہم نے انسان کو سب سے اچھے سانچے میں ڈھالا ہے تو منصور نے کہا کہ ہاں آپ کی بات درست معلوم ہوتی ہے چنانچہ منصور نے اس کی بیوی کو انکشاف سے مطلع کیا پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا فرمایا ہے اب اس میں تغیرات اور ردبدل اللہ تعالیٰ کو ناگوار ہے جبھی قرآن قرآن پاک میں تغیر وتبدل کی مذمت آئی ہے کہ

ولامرنهم فليغيرن خلق الله (النساء آیت ۱۱۹)

میں انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور بدل ڈالیں گے اللہ کی خلقت کو پس یہ شیطان کا دعوی ہے کہ وہ لوگوں کو تغیر خلق اللہ پر ابھارے گا اس تغیر خلق خداوندی سے مفسرین کے نزدیک مراد یہ کسی جانور کی کھال کاٹ دینا، کسی کو نامرد کردینا، عورتوں کا بال کٹا کر اپنی انوثیت (عورت پن) کو بگاڑ کر مردوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے (عامہ کتب) اس بیان سے کوئی یہ نتیجہ اخذ نہ کرے کہ مونچھیں پست کرنا کیونکر شریعت میں ضروری ہے اور ایسے ہی حج و معرہ میں حلق وتقصیر کا حکم کس کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس کا حکم فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فا نتهو ا

اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں باز رہو

تفسیر خازن ج ۱ ص ۶۷۰ پر ہے کہ وهو عام فی كل ما امر به النبی (ﷺ) او نهی عنه یعنی اس آیت کا حکم عام ہے ہر وہ چیز جس کا حضور (ﷺ) حکم فرمائیں یا جس سے منع فرمائیں چونکہ بھنویں بنانا (تھریڈنگ) سے منع فرمایا لہذا (تھریڈنگ) بھنویں بنانے سے باز رہنا اور مونچھوں وغیرہ کے بال پست وصاف کرنا لازم وضروری ہے۔

حاشیه محی الدین شیخ زاده ج ۷ ص ۱۶۴ پر ہے او جميع ما اتاكم به من الشرائع والاحكام فاقبلو فان لايته والا نزلت فی اموال فئی فهی عامته فی جميع ما مار به البی (ﷺ) ونهی عنه یعنی وہ تمام جو تمہیں شروعی احکام رسول اللہ (ﷺ) عطا فرمائیں تو وہ قبول کرلو پس یہ آیت اگرچہ اموال فئی (خراج وجزیہ) میں نازل ہوئی ہے مگر وہ عام ہے ہر اس چیز کے بارے میں جس میں حضور (ﷺ) نے حکم فرمایا یا اس سے روکا ہے جو بھنویں بنا کردیں۔

بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۹ پر ہے کہ لعن عبد الله الواشمات والمتنصمات والمفتلجات للحسن المغيرات خلق الله یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعنت کی گودنے والیوں اور نوچنے والیوں اور دانتوں کو خوبصورتی کے

www.nafseislam.com

لئے بنوانے والیوں پر جو تبدیل کرتی ہیں اللہ عزوجل کی خلقت کو اور صحیح مسلم شریف ج ۲ص ۲۰۵ پر ہے کہ عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن خلق الله قال فبلغ ذالک امراة من بني اسد يقال لها ام يعقوب وكانت تقر القرآن فاتته فقالت ما حديث بلغني عنك انک لعنت الواشمات ولمستوشمات والمتنصمات ولمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فقال عبد الله وما لى لا لعن من لعن رسول الله وهو فى كتاب الله عزوجل فقالت المراة لقد قرات بين لوحى المصحف فما وجدته فقال لئن كنت قراتيه لقد وجته قال الله عزوجل ما اتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فا نتهو ا فقالت المراة فاني ارى شيئا من هذا على امراتك الان قال اذهبى فانظرى قال فدخلت على امراة عبد الله فلم تر شيئا فجاء ت اليه فقالت مارايت شيئا فقال اما لو كان ذالک لم نجا معها .

یعنی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پاک نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور بولوں کو نوچنے والیوں اور نچوانے والیوں اور خلقت خدا میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی یہ حدیث بنو اسد کی ایک لونڈی تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا تھا وہ قرآن مجید پڑھتی تھی اس نے حضرت ابن مسعود کے پاس آکر کہا کہ میرے پاس آپ کی یہ کیسی روایت پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور بال نوچنے والیوں اور حسن کے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی پر لعنت کی ہے۔

حضرت ابن مسعود نے فرمایا مین اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ (ﷺ) نے لعنت کی ہے حالانکہ وہ لعنت اللہ کی کتاب میں ہے اس عورت نے کہا میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھا ہے میں نے اس میں یہ لعنت نہ دیکھی حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جا کر دیکھو وہ عورت حضرت ابن مسعود کی زوجہ کے پاس گئی تو وہاں ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں دیکھی پھر آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے ان مین سے کوئی چیز نہیں دیکھی حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر وہ ممنوعہ کاموں کو کرتی تو ہم ان سے مجامعت نہ کرتے۔

پاس حدیث پاک سے بھی تھریڈنگ (بال نوچنا) ممنوع ثابت ہوا جس کی وجہ تو ایذا جسمانی ہے۔

اور دوسری وجہ مثلہ ہے یعنی انسانی خدوخال مین تبدیلی لانا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

مثلہ کیا ھے ؟

مثلہ یہ ہے کہ کسی عضو کو اتنا بگاڑ دینا کہ وہ عضو اپنی حالت اور ہیئت پر برقرار نہ رہے یعنی تبدیل ہو جائے جیسا کہ آجکل عورتیں اپنی

www.nafseislam.com

بھنوؤں کے بالوں کو اکھیڑ کر اپنے آپ کو خوبصورت بناتی ہیں۔

چنانچہ ہم اس سلسلے میں امام اہل سنت مجدد اعظم محمد احمد رضا خان محدث بریلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں جس سے مثلہ مو کے عنوان پر خاطر خواہ روشنی پڑ جاتی ہے اور مسئلہ مبرھن و مدلل ہو کر منصہ شھود پر جلوہ گر ہو جاتا ہے اور ان لوگوں کا شک و شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو خواہ مخواہ کسی پر الزام عائد کرتے ہیں یا بدگمان ہوتے ہیں۔

چنانچہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روای ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **من مثل با لشعر فلیس له عند الله خلاق** جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں **والعیاذ با لله رب العلمین** یہ حدیث مثلہ مو میں ہے بالوں کا مثلہ یہی ہے کہ جو کلمات آئمہ سے مذکور ہوا ہے کہ عورت سر کے بال منڈوانے یا مرد ڈاڑھی خواہ عورت بھنویں منڈوائیں **کما یفعله کفرة الهند فی الحداد** یا سیاہ خضاب کرے **کمافی المناوی والعزیزی والخفی شروح الجامع الصغیر** یہ سب صورتیں مثلہ مو میں داخل ہیں اور یہ سب حرام ہیں **(فتاویٰ رضویه شریف جلد نمبر ١٠ ١٣٣)** اور جب مثلہ یہ ہے کہ بال بھنوؤں کے مونڈتا تو اس مثلہ سے بچنا لازم ہے کہ حدیث مبارک میں مثلہ کی مذمت وارد ہوئی مزید اس کی ممانعت اور مذمت حدیث پاک سے ذکر کی جاتی ہے چنانچہ احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد وابوبکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابوایوب بن انصاری (رضی اللہ عنہ) سے راویت ہے کہ **نهی رسول الله (ﷺ) عن النهبته والمثلة** رسول اللہ (ﷺ) نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

اب آلات کو ملاحظہ فرمائیں جن سے تھریڈنگ (بھنوؤں کے) بال نوچے جاتے ہیں اور ایذا سے آنسو بہہ پڑتے ہیں اور ابرو کے اوپر نیچے سوجن واضح نمودار ہو جاتی ہے جس کے ازالے کے لئے کریم کا استعمال وغیرہ بھی کیا جاتا ہے اور تو اور بعض ضعیف العمر خواتین بھی اس مخنثانہ فعل کا ارتکاب کرتی ہیں جو شرعاً بالکل ناجائز طریقہ زینت ہے۔

طریقه تھریڈنگ :۔ (١) دھاگہ (٢) چمٹی (٣) تھریڈر آلہ

(١) دھاگہ:۔ دھاگہ کے ذریعہ جیسا کہ آج کل عام طور پر کیا جاتا ہے کہ خاص دھاگے سے بھنوؤں کے بالوں کو ایک رگڑ سے نوچا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بال رگڑ کی وجہ سے بھنوؤں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بھنوؤں کے بالوں کو باریک کر دیا جاتا ہے اور حسبِ ضرورت خواتین اسے اپنی خوبصورتی کے لئے موٹا یا باریک کرتی رہتی ہیں۔ اس عمل سے جو کہ بالوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے ،بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

(٢) چمٹی:۔ چمٹی کے ذریعے سے بھی بالوں کو نوچا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی حسبِ ضرورت خوبصورتی کے لئے باریک یا موٹی

بھنویں بنائی جاتی ہیں اس طرح چمٹی کے ذریعے بال اکھیڑ کر اپنے لئے ایذا کا سامان کیا جاتا ہے۔

(۳) تھریڈ آلہ:۔ اسی طرح ایک آلہ (تھریڈر) بھی دستیاب ہے جس کے ذریعے سے بالوں کو جلایا نوچا جاتا ہے۔

اس دور میں قابل افسوس بات یہ ہے کہ جگہ جگہ بیوٹی پالرز کھل چکے ہیں اور خواتین کی اکثریت ان بیوٹی پالرز میں جا کر تھریڈنگ (بھنویں بناتی) کرواتی ہیں جو کہ شرعاً ناجائز ہے البتہ اگر بھنوؤں کے بال کچھ بڑھ گئے اور بھدے و برے معلوم ہوتے ہوں تو از خود یا پھر شوہر کے کہنے پر بھی ترشوا سکتی ہے۔ یعنی پھر بھی بالوں کو جڑ سے نہیں اکھیڑ سکتی جیسا کہ دھاگہ و چمٹی سے اکھڑا جاتا ہے۔

جیسے کہ فتاویٰ شامیه ج ٥ ص ٤٦٤ پر ہے کہ

والناصیه الخ ذکره فی الاختیار ایضا وفی المغرب النمص نتف الشعر ومنه المنماص المنقاش اه ولعله محمول علی ما اذا فعلته لتتزین للاجانب والا فلو کان فی وجهها شعر ینفرزوجها عنها بسبه ففی تحریم ازالته بعد لان للنساء مطلوبة للتحسین الا ان یحمل علی مالا ضرورة الیه لما فی نتفته با لمنماص من الایذا و فی تبیین المحارم ازالته بل تحسب اه وفی التاتارخانیه عن المضمرات ولا باس با خذا الحاجبین وشعر وجهه مالم یشبه المخنث اه ومثله فی المجتبی تامل

ترجمہ:۔ اور نامصہ، اس کو اختیار میں بھی ذکر کیا گیا ہے اور مغرب میں "نمص" بال اکھیڑنا ہے اور اسی سے منماص ومنقاش (چمٹی نقش ونگار کے آلات) ہے اور ہوسکتا ہے وہ اس پر محمول ہو کہ جب عورت جانبوں (بھنویں اور اسکے اوپر نیچے) کی زینت کیلئے اسے کرے ورنہ تو اگر اس کے چہرے پر بال ہوں جن سے اس کا شوہر نفرت کرے تو اس کے ازالے کی تحریم میں بُعد (دوری) ہے اس لئے کہ زینت عورتوں کی خوبصورتی کے لئے مطلوب ہے مگر جبکہ وہ محمول ہو اس پر کہ جس کی ضرورت نہیں ہے اس لئے بال اکھیڑنے والی چیز سے بال اکھاڑنے میں تکلیف حد سے زیادہ ہے اور تبیین المحارم میں ہے کہ چہرے سے بال دور کرنا حرام ہے مگر جبکہ اگ آئے عورت کی داڑھی مونچھیں تو ان کا زائل کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے اور مضمرات سے تاتارخانیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ کچھ برائی نہیں ہے دونوں بھنوؤں کو لینے میں اور اسکے چہرے کے بال لینے میں جیسا کہ مخنث (ہیجڑا) کے مشابہ نہ ہو جائے اور اسکی مانند مجتبیٰ میں ہے تو غور وفکر کر۔

ترشوانا:۔ بعض لوگ فتاویٰ شامی کی عبارت سے تسامح کا شکار ہوئے ہیں اور تھریڈنگ کو جائز جانا جو سراسر مفاہیم فقہ اور تصریحات فقہاء کے منافی ہے اور تسامح کا شکار لفظِ اخذ سے ہوئے ہیں کہ چونکہ عبارت میں اخذ ہے یعنی بال نوچنا کسی لغت کی کتاب سے ثابت نہیں بلکہ اس کے معنی لینا ہے چنانچہ المنجد ص ٤٩ پر ہے اخذ، اخذ، لینا

www.nafseislam.com

اور فیروز اللغات ص ۱۰ پر ہے اخذ، اخذاً، لینا، پکڑنا اور مصباح اللغات ص ۲۹ پر ہے اخذ اخذاً، لینا پس ثابت ہوا کہ تمام کتب

لغات سے اخذ کے معنی لینا اور پکڑنا ہی ثابت ہیں بال نوچنا اور اکھیڑنا ثابت نہیں ہیں پھر لینا کیا ہے تو اس کا معنی جامع اردو

فیروز اللغات ص ۱۱۷۶ پر ہے۔

(۱) پکڑنا (۲) گرفت کرنا (۳) حاصل کرنا (۴) اخذ کرنا۔

بال نوچنا اور اکھیڑنا یہاں بھی ثابت نہیں ہیں پس اخذ کے معنی بال نوچنا یا اکھیڑنا سمجھنا بہت دور کی بات ہے اور خلاف قیاس ہے پھر

فتاویٰ شامی کی اس عبارت کا ترجمہ صدرالشریعت معتمدِاعلحضرت الفقہ سیدی وسندی مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا

ہے اس سے ہماری تائید ہو جاتی ہے کہ اخذ کے معنی لینا اور تراشنا ہیں نہ کہ نوچنا اور اکھیڑنا۔ چنانچہ بہارِ شریعت سولھویں

حصے میں ہے۔

بھنوؤں کے بال اگر بڑے ہو گئے تو ان کو ترشوا سکتے ہیں چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا بھی کہتے ہیں۔ سینہ اور پیٹھ کے

بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں ہاتھ پاؤں پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں۔ (رد المختار)

تو جن عورتوں نے بھنویں نوچیں یا نچوائیں یا نچوانے کو کہا اسی طرح شوہر نے اپنی بیوی سے ایسا کہا ایسے لوگ سراسر حکم الٰہیہ و حکم

مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی صریح اور کھلم کھلا مخالفت کے سزاوار ہو چکے ہیں اب ان پر از روئے قرآن پاک و حدیث

رسول توبہ اور استغفار لازمی ہے کہ وہ اپنے اس کردہ گناہ کی معافی مانگیں اور رسول اللہ (ﷺ) کا وسیلہ طلب کریں تاکہ اللہ عزوجل

کی بارگاہ سے معافی کے حقدار ہوں بے شک اللہ کریم معاف فرمانے والا اور توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

www.nafseislam.com